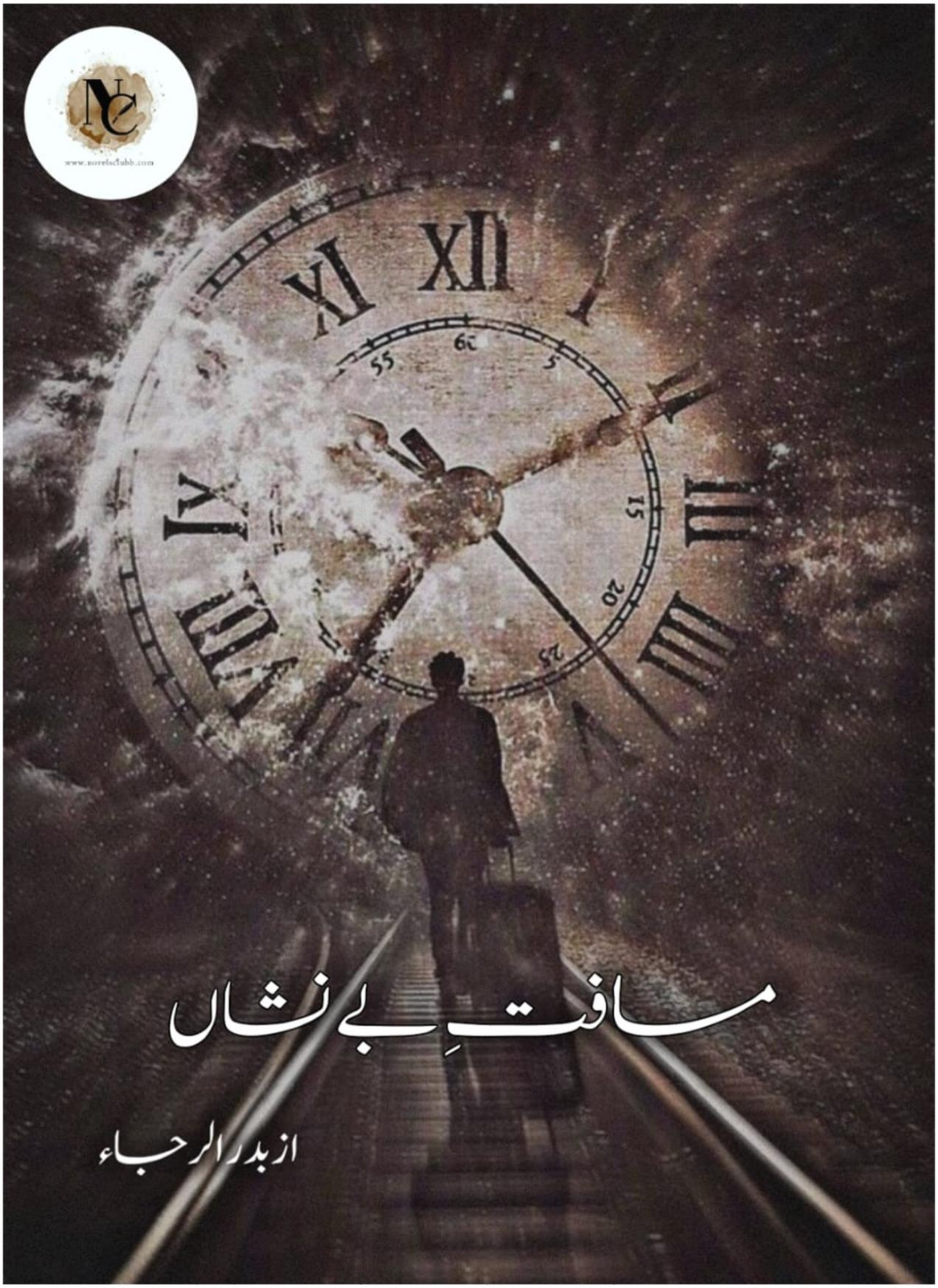
مسافتِ بے نشاں
از بدر الرجاء

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# مسافتِ بے نشاں

## از بدرالرجاء

قسط نمبر 1

میری تشنگی کی مثال کیا

میں بیاں کروں میرا حال کیا

میں بھٹک بھٹک کے بکھر گیا

میں بکھر کے خود ہی سمٹ گیا

میں بنا ہوں مسافر اس راہ کا

کہ جس کی منزلیں نہ قیام تھا

www.novelsclubb.com

میری منزلیں بے نشاں رہیں

میری مسافتیں رائیگاں گئیں

(از بدرالرجاء)

چار سو نوخیز صبح کا اجالا تھا اوائل اکتوبر کے دنوں کی صبح اپنے ساتھ ہوا میں خنکی لیے جیلانی ہاؤس کو گھیرے ہوئے تھی. ایسے میں وہ سفید شلوار کے ساتھ گلابی رنگ کی قمیض زیب تن کیے سفید دوپٹا گلے میں ڈالے ہوئے تھی اس کی سرخ وسفید رنگت گلابی رنگ میں مزید دمک رہی تھی کالے بال چوٹی میں بندھے تھے۔ اپنے ہاتھ میں پکڑی چادر اور بستے کو تخت پر رکھتی وہ اپنی بہن سامعہ سے مخاطب ہوئی.

www.novelsclubb.com

"سامعہ یار دیکھو ابھی تک وین نہیں آئی کیا؟" منہا نے اپنے ہاتھ پر گھڑی باندھتے ہوئے سامعہ سے پوچھا اسی کے جیسی سفید رنگت اور تیکھے نقوش والی سامعہ جو یونیفارم میں تیار ہوئی دروازے کے پاس کھڑی تھی۔

"نہیں آپی ابھی تو نہیں آئی۔" سامعہ نے سر پر دوپٹے کو صحیح کرتے ہوئے جواب دیا۔ اب منہا بھی سر پر سلیقے سے چادر اوڑھے اپنا بستہ کندھے پر ڈالے سامعہ کے ساتھ آ کھڑی ہوئی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے تم ٹھہرو میں امی سے کہتی ہوں۔" منہا یہ کہتی اندر کی جانب بڑھ گئی.

www.novelsclubb.com

سارے بچے اور مرد اپنے اپنے کاموں کو روانہ ہو چکے تھے سوا می، تائی امی اور چچی اسے لاؤنج میں بیٹھی ملیں. یہ ان تینوں دیورانی جیٹھانی کا معمول تھا وہ سب کو بھیج کر لاؤنج میں بیٹھ کر چائے پیتی تھیں. اسے اندر آتے ہوئے سب سے پہلے امی نے دیکھا تھا.

"کیا ہوا تم گئیں نہیں ابھی تک؟" امی نے کچھ پریشانی سے پوچھا تو وہ قدرے غصے سے بولی۔

"ہنہہ جائیں گے تو تب نہ جب انکل آئیں گے آپ پلیز پتہ کروائیں امی پہلے ہی اتنی دیر ہو رہی ہے جلدی کریں۔"

"ارے ارے سانس تو لے لو لڑکی فوراً سے پریشان ہو جاتی ہو۔" تائی امی نے ہمیشہ کی طرح اسے ٹوکا تو وہ خجل سی ہوتے ہوئے دھپ سے صوفے پر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"ہائے اللہ بھابی اب کیا کریں سب تو چلے گئے ہیں ایسے ہی بچیوں کی چھٹی ہو جائے گی بھلا پہلے پتا ہوتا تو سجاد فصیح اور زینیا کو چھوڑ کر ان کو بھی چھوڑ آتے۔" چچی کے پریشانی سے کہنے پر امی نے ہنکارہ بھرا جبکہ تائی امی بولیں۔

"نہیں وہ وہاج نہیں گیا رات کو لیٹ پہنچا تھا تو شاید ابھی سو رہا ہے۔" تائی امی نے اپنے بڑے بیٹے کے بارے میں بتایا جو رات کو شیخوپورہ سے کافی لیٹ آیا تھا۔

"لیکن بھابی وہ بیچارہ پہلے ہی لیٹ آیا ہے اب اسے نہ اٹھائیں۔" امی نے کہتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

"السلام علیکم! جی رفاقت بھائی کہاں ہیں آپ بچیوں کو لینے نہیں آئے؟" امی نے وین والے آنکل سے پوچھا جانے جواباً کیا کہا گیا جو امی نے "اللہ انھیں صحت دے" کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا امی؟" منہا نے چھوٹتے ہی پوچھا۔ اسے پہلے ہی دیر ہو چکی تھی۔

"انکی امی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے آج نہیں آئیں گے۔"امی جو سدا کی نازک دل تھیں افسوس سے بتانے لگی تو سب کے منہ سے اوہ نکلا۔

"اچھا چلو تم تھوڑا سا انتظار کرو میں وہاج کو بھیجتی ہوں۔"تائی امی یہ کہتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی اوپر کو چلی گئیں۔

"اگر آج ٹیسٹ نہ ہوتا نا سامعہ کا تو میں چھٹی کروا لیتی لیکن چلو اب تم جا کر سامعہ کو بھی بتا آؤ اور ویٹ کرو تھوڑا۔"امی نے تاسف سے کہا انھیں ذرا یہ بات پسند نہ آئی تھی کہ وہاج کو پریشان کیا جاتا آخر کو وہ اس گھر کا سب سے بڑا سپوت تھا اور سب کو بے حد عزیز تھا۔ منہا نے امی کی بات پر سر ہلا یا اور باہر چلی گئی جہاں سامعہ پورچ میں رکھے تخت پر بیٹھی ٹیسٹ یاد کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا آپی ؟" جب منہا اس کے پاس آ پہنچی تو سامعہ نے کتاب سے نظر اٹھائے بغیر اس سے پوچھا۔

"ہونا کیا تھا آنکل کی امی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہر مہینے ہی آنکل کے خاندان میں کسی کو اتنی سویئر بیماری کیسے ہو جاتی ہے۔" منہا جلے بھنے انداز میں نان سٹاپ اپنی فراری کو اڑا رہی تھی کہ سامعہ نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"یار آہستہ بولیں آپی اور ایسے نہیں کہتے کیا پتا سچ میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہو۔" سامعہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جیسے منہا اسکی چھوٹی بہن ہو خیر اسکے انداز و اطوار سے تو سب کا یہی کہنا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا بس کرو۔" منہا نے اسکی بات کو رفع" دفعہ کرتے کہا۔

"تواب ہم کیا کریں؟"سامیعہ کو پھر سے اپنے جانے کی فکر ہوئی تو رو ہانسی ہو گئی وہ اپنی پڑھائی کو لے کر خاصی 'حساس' تھی. اس سے پہلے کے منہا اسے کوئی جواب دیتی تائی امی کی آواز پر وہ دونوں ان

"چلو بھئی منہا، سامعہ تیار ہو نا؟ بھائی آ گیا ہے۔"تائی امی نے کہتے ہوئے اندر کی جانب دیکھا جہاں سے وہاج بھائی کو بر آمد ہونا تھا اور وہ ہو بھی گئے تھے۔ پانچ فٹ گیارہ انچ کے قد کے ساتھ گندمی رنگت اور بھوری آنکھوں والا وہاج جس کے چہرے پر اس وقت خفگی کے واضح تاثرات تھے.

www.novelsclubb.com

"چلو!" یہ ایک لفظ کہنے کے بعد وہ گاڑی کو انلاک کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا تو منہا اور سامعہ بھی جلدی سے گاڑی میں سوار ہوئیں منہا پیچھے جبکہ سامیعہ آگے بیٹھی تھی۔ انکے بیٹھتے ہی وہاج نے پہلے سے کھولے گئے گیٹ میں سے گاڑی باہر نکالی اور آگے بڑھا دی۔

---

"فواد میں بتا رہی ہوں میرا پین واپس کر دو اس سے پہلے کہ میں تمہارا گلا دبا دوں۔" فاریہ نے اپنے جڑواں بھائی فواد کو دھمکی دیتے ہوئے پین واپس لینا چاہا تو وہ قہقہہ لگاتے ہوئے اپنا ہاتھ اور اونچا کر گیا۔

"امی امی! آپ اس کو دیکھ رہی ہیں یہ کیوں مجھے تنگ کر رہا ہے میری ابھی اتنی اسائنمنٹ پڑی ہے۔" فاخرہ بیگم جو باورچی خانے میں شام کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں غصے سے باہر آئیں۔

www.novelsclubb.com

"فواد انسان کے بچے بن جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور تم آہستہ بولو بھائی سے کوئی ایسے بات کرتا ہے بھلا۔" فاخرہ بیگم نے دونوں کو ڈپٹتے ہوئے کہا تو فاریہ بیچاری کا منہ

حیرت کے مارے ایسے کھلا جیسے کوئی اپناز نگر بر گرا سکے سامنے لیے کھڑا ہو جبکہ فواد صاحب اب شریفوں کی طرح پین ٹیبل پر رکھ چکے تھے۔

"امی میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا اور یہ جسے آپ میرا بھائی کہہ رہی ہیں نا اس نے میرا جینا حرام کیا ہوا خود تو یہ پتا نہیں کیسے نمبر لے جاتا ہے پڑھے بغیر اور میں پڑھ پڑھ کے بھی ایور یج ہی رہتی ہوں۔" فاریہ کو ایک نئے دکھ نے آن گھیرا۔

"بس کیا کروں اب میں میرا آئی کیو ہے ہی سالار جیسا اور تم ٹھہری کند مغز فرق تو پڑے گا نا؟" اپنا ایک ہاتھ بالوں میں پھیرتے وہ بڑی ترنگ سے بولا تھا. جی ہاں ہمارے فواد میاں ایک *ناولسٹک لڑکے* تھے جبکہ فاریہ بیگم جن کو ناولوں سے سخت چڑ تھی اس مثال پر اور جل بھن گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہنہہ آیا بڑا سالار شکل دیکھی ہے تم نے اپنی سڑے ہوئے کدو لگتے ہو پورے۔" فاریہ نے فواد کی سانولی رنگت پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تو وہ تو مانوں ھتے سے ہی اکھڑ گیا۔ فاخرہ بیگم انکو انکے حال پر چھوڑ کر باورچی خانے میں واپس چلی گئیں۔

"ہیں ہیں کیا ہوا میری شکل کو دیکھو تو ذرا میری ہائیٹ سالار جیسی ہے مانا کے میں تھوڑا بلکل تھوڑا سا سانولا ہوں لیکن باقی تو سارے کا سارا سالار ہی لگتا ہوں۔" فواد خوش فہمیوں کی حد کو چھو رہا تھا۔ فاریہ نے ہاتھ ہوا میں جھلایا جیسے کہہ رہی ہو دفع ہو اور صوفے پر بیٹھ کر پھر سے پڑھنے لگی جبکہ فواد بھی اپنے ٹراؤزر کی جیب سے فون نکالتا سنگل صوفے پر بیٹھ گیا اب اگلے چند گھنٹوں تک اس گھر میں سکون رہنے والا تھا مگر صرف چند گھنٹوں تک اسکے بعد پھر وہی ہونا تھا جو اب ہوا تھا کیونکہ وہ دونوں کہنے کو تو جڑواں تھے مگر انکی آپس میں ذرا نہ بنتی تھی۔

---

"عالیہ عالیہ! کیا بنا یار؟" منہا کالج سے آنے کے بعد سیدھی اپنے اور عالیہ کے مشترکہ کمرے میں آئی تھی جس کا آج mcat کا ریزلٹ آنا تھا۔

عالیہ اپنا سر گھٹنوں میں دیے فرشی کشن پر بیٹھی تھی منہا کو کچھ برا ہونے کا احساس ہوا۔

"عالیہ میری بہن کچھ تو کہو" منہا نے اپنا بیگ بیڈ پر رکھ کر اسکے ساتھ بیٹھتے اسکا رخ اپنی جانب کیا تو عالیہ کی سوجی آنکھوں کو دیکھ کر اسکی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا۔

"من۔۔ منہا میرا نام کسی بھی لسٹ میں نہیں ہے منہا ایسا کیوں ہوا تم تو جانتی ہو میں نے کتنی محنت کی تھی اس کے باوجود میں کامیاب نہیں ہوئی۔" عالیہ کی آواز بھرائی ہوئی تھی جیسے وہ بہت مشکل اپنے آنسو روکے ہوئے ہو۔

"تم نے کسی کو بتایا؟" منہا کے پوچھنے پر عالیہ نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

اچھا دیکھو پلیز تم ٹینشن مت لو ہو سکتا ہے اس "میں بھی اللہ کی کوئی مصلحت ہو رونے سے تو کچھ حاصل نہیں ہو گا بلکہ الٹا طبیعت خراب کر کے بیٹھ جاؤ گی۔" منہا نے اسے اپنے ساتھ لگائے رسان سے سمجھایا تھا۔اس وقت منہا اسے کسی بڑی بہن کی طرح سمجھا رہی تھی جب کہ انکی عمروں میں کچھ خاص فرق نہ تھا۔

"لیکن منہا سب کو مجھ سے کتنی امیدیں تھیں ابو،امی، وہاج بھائی،حاشر بھائی میں نے.... تو تمہیں پتہ ہے نا کہ پوری محنت کی تھی۔" عالیہ کو شاید اس وقت کسی جزباتی سہارے کی ضرورت تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ایک بات بتاؤ تم یہ تو مانتی ہو نا کہ تم نے محنت کی تھی؟" منہا ایسے پوچھ رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو کہ یہ تو مانتی ہو نا کہ ہمارا وزیر اعظم عمران خان ہی ہے۔ عالیہ نے سوں سوں کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر میری جان یہ بھی جان جاؤ
کے اللہ پاک کسی کی محنت کو رائیگاں نہیں جانے دیتا تمہیں تمہاری محنت کا صلہ ضرور ملے گا۔" منہا نے جیسے اسکی پریشانی کو لمحہ بھر کے لیے ختم کر دیا تھا وہ کچھ سنبھلی تو منہا پھر سے گویا ہوئی۔

"چلو شاباش اٹھو منہ ہاتھ دھو نیچے چل کر کچھ کھاتے ہیں مجھے بھوک لگی ہے۔" عالیہ اسکے کہنے پر اٹھی اور منہ دھونے چلی گئی جبکہ منہا وہیں بیٹھی کسی سوچ میں غرق ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"حاشر بھائی!" حاشر رات کے کھانے کے بعد اپنا چائے کا کپ لیے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب منہا نے اسے پکارا۔

"ہوں کیا ہوا؟" حاشر نے ٹھہر کر اس سے پوچھا تو وہ جھٹ بولی۔

"بھائی وہ میں کہہ رہی تھی کہ عالیہ بہت زیادہ اپ سیٹ ہے.... تو ہم لوگ باہر آئس کریم کھانے چلتے ہیں نا شاید اس کا دھیان کہیں اور ہو تو موڈ بھی ٹھیک ہو جائے ورنہ وہ اپنی طبیعت خراب کر لے گی۔" منہا نے بات ختم کر کے امید سے حاشر کی طرف دیکھا تو وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ایسا کرو تم فون کر کے فواد سے بھی پوچھ لو ان کو بھی لے جاتے ہیں اور خود بھی تیار ہو جاؤ تھوڑی دیر میں نکلتے ہیں میں ابو سے پوچھ کر آتا ہوں۔" حاشر جو کمرے کی طرف جا رہا تھا وہیں سے اپنے قدم لاؤنج کی طرف موڑ گیا جہاں عرفان صاحب اپنے دونوں بھائیوں غفران اور سجاد صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دراصل حاشر خود بھی عالیہ کی طرف سے کافی پریشان تھا بہن کو کھانے پر نہ دیکھ کر اسے واقعی پریشانی ہوئی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

"لیکن اب رات کے آٹھ تو بج چکے ہیں یہ کوئی مناسب وقت تو نہیں کہ تم ان سب کو باہر لے جاؤ۔" عرفان صاحب اصول پسند آدمی تھے ان کو یوں بے وقت لڑکیوں کا باہر جانا پسند نہ آیا تو حاشر کے پوچھنے پر قدرے خفگی سے بولے۔

"لیکن ابو عالیہ بہت اداس ہے میں وعدہ کرتا ہوں آدھے گھنٹے میں واپس سب کو گھر لے آؤں گا۔" حاشر نے عرفان صاحب کو قائل کرنا چاہا۔

"کیوں اداس ہے بھئی اسے سمجھاؤ کے ہار جیت تو زندگی کا حصہ ہے کچھ نہیں ہوتا اگر وہ اس بار کامیاب نہیں ہو سکی محنت تو کی تھی نا؟ اگلی بار مزید محنت کرے گی تو ان شاءاللہ کامیاب ہو جائے گی۔" عرفان صاحب تو مانو قسم کھا چکے تھے کہ ان کو نہیں جانے دیں گے۔ جب کے حاشر بھی انہی کا بیٹا تھا اور اب اسے ایک ہی حل نظر آیا اس نے التجائیہ نظروں سے سجاد صاحب کی طرف دیکھا جنھوں نے اسکو آنکھ کے اشارے سے تسلی دی اور پھر عرفان صاحب کی طرف دیکھ کر بولے۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ان شاءاللہ عالیہ بیٹی ضرور کامیاب ہو گی لیکن میرا بھی یہی خیال ہے کہ فلحال بچوں کو تھوڑی دیر کے لیے باہر جانے دیں۔" سجاد صاحب اپنے

بڑے بھائی کے مقابلے میں کافی دھیمے مزاج کے بندے تھے اور گھر کے بچوں کو دوست بن کر پیش آتے تھے.

"اچھا ٹھیک ہے جاؤ چلے جاؤ لیکن جلدی واپس آنے کی کوشش کرنا۔ کون کون جا رہا ہے ؟" انھوں نے بلآخر اسے اجازت دے دی۔

"میرا خیال ہے ابو کے وہاج بھائی تو جائیں گے نہیں میں ہی منہا، عالیہ اور فاریہ، فواد کو لے جاؤں گا۔" حاشر نے اپنے اندازے کے مطابق بتایا۔

"فواد اور فاریہ ؟" سجاد صاحب نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"جی میں منہا کو کہہ آیا تھا کہ ان کو فون کر دے۔" حاشر نے سجاد صاحب کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بتایا۔

"اور باقی بچے؟" غفران صاحب نے پوچھا جو کب سے خاموش بیٹھے ٹی وی پر کوئی ٹاک شو دیکھنے میں مصروف تھے۔

"ان سب کے شاید کوئی ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے ہیں۔" حاشر صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ اب دیر نا کرو۔" عرفان صاحب نے اسے کہا اور پھر سے ٹی وی سکرین کی جانب متوجہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے عالیہ بو تھا ٹھیک کر وا اپنا پاگل انسان جو ہونا تھا ہو گیا اب یہ سوچو کے آگے کیا کرنا ہے۔" فاریہ نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا جواب بھی منہ لٹکائے آئس کریم کھا رہی تھی بلکہ کھا کہاں رہی تھی کپ میں چمچ ہی گھما رہی تھی۔ وہ لوگ گاڑی میں ہی بیٹھ کر کھا رہے تھے حاشر اور فواد آگے جبکہ منہا، فاریہ اور عالیہ پیچھے۔

"میں تو صبح سے اسے سمجھا سمجھا کر پاگل ہو گئی ہوں مگر مجال ہے جو محترمہ کا موڈ ٹھیک ہو جائے۔" منہا مصروف سے انداز میں آئس کریم کھاتے ہوئے بولی۔

"میں کیا کروں مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا آپ سب جانتے ہیں نا مجھے ڈاکٹر بننا ہے۔" عالیہ اداسی سے زچ ہوتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تو میری پیاری بہن دئیر از آلویز آ سیکنڈ چانس تم اگلی بار دوبارہ ٹیسٹ دینا اور مجھے یقین ہے تم اگلی بار ضرور کر لو گی۔" حاشر نے اپنا رخ پیچھے کر کے اسے امید دلائی۔

"بلکل۔" فواد نے بھی حاشر کی تائید میں سر ہلایا۔

"ویسے بھی یہ سارا نظام ہی خراب ہے اب دیکھو بھلا اتنے زیادہ سٹوڈنٹس ہر سال ٹیسٹ دیتے ہیں جن میں سے چند کا ہی میریٹ بن پاتا ہے۔اب تم یہ سوچو کے آگے کیا کرو گی؟" حاشر بے دلی سے بولا۔

"بھائی ڈاکٹر سے کم پر تو میں کسی چیز پر راضی نہیں چاہے جو ہو جائے میں دوبارہ کوشش کروں گی۔" عالیہ اٹل لہجے میں بولی تو سب ہی مسکرا دیے۔

"تو جناب فواد صاحب کیسی جا رہی ہے آپکی یونیورسٹی؟" حاشر نے اپنا رخ فواد کی جانب کر کے اس سے پوچھا۔

"کیسی جانی ہے ویسی ہی جا رہی ہے جیسی سب کی جاتی ہے۔" فواد نے جواب دیتے ہوئے گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے کپ باہر پھینکا۔

فاریہ عالیہ اور منہا اپنی باتوں میں مگن ہو چکی تھیں۔ عالیہ کو مطمئن دیکھ کر حاشر نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے گھر کے رستے پر ڈال دی۔

گھر آنے کے بعد منہا اور عالیہ سونے کی تیاری کرنے لگیں۔ بستر پر لیٹتے ہی منہا کے ذہن کی رو پھر سے عالیہ کی جانب بھٹکنے لگی نا جانے کیوں مگر اسے جیسے کہیں یقین سا تھا کہ عالیہ کا میریٹ بن جائے گا مگر کبھی کبھی کچھ کام ہماری سوچ کے برعکس بھی ہو جاتے ہیں۔ اسے یاد تھا ایک سال پہلے جیسے رزلٹ آیا تھا تو وہ بھی اداس تھی مگر اسے ڈاکٹر بننے کا کچھ

خاص شوق نہ تھا سو اس نے ریپیٹ کرنے کے بجائے بی ایس سی کرنے کو ترجیح دی تھی۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اب آگے وہ کیا کرے گی شاید اس نے ابھی تک اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔

جیلانی ہاوس میں تین بھائی مقیم تھے۔ عرفان جیلانی سب سے بڑے جن کی بیگم کا نام نگہت اور تین بچوں کے نام وہاج، حاشر اور عالیہ تھے۔

ان سے چھوٹے غفران جیلانی جن کی بیگم سلمہ اور دو بیٹیاں منہا اور سامعہ تھیں۔

اور سب سے چھوٹے سجاد جیلانی جن کی بیگم فریحہ اور دو بچے فصیح اور زینیا تھے۔

انھیں کے گھر سے دو چار گھر چھوڑ کر ان کی بہن فاخرہ بیگم اور ان کے شوہر فراز صاحب جو کہ سلمہ بیگم کے بھائی تھے اپنے دو جڑواں بیٹا بیٹی فواد اور فاریہ کے ساتھ آباد تھے۔

www.novelsclubb.com

عرفان اور غفران صاحب کی مین مارکیٹ میں کپڑوں کی دکان تھی جبکہ سجاد جیلانی کی سرکاری نوکری تھی۔ گھر کے اخراجات میں تینوں بھائی برابر کے حصہ دار تھے مل بانٹ کر کھانے ہی کی عادت تھی کہ گھر میں سکون تھا ورنہ جہاں نااتفاقی آجائے تو سکون کا تو وہاں کوئی تصور ہی نہیں رہتا۔

گھر کے تمام بچے فلحال پڑھ رہے تھے۔ حاشر میتھ میں ایم ایس سی کر رہا تھا اور ساتھ میں چند ہوم ٹیوشنز پڑھاتا تھا۔ عالیہ کا رزلٹ کچھ ہی عرصہ پہلے آیا تھا جبکہ منہا بی ایس کے پہلے سال میں تھی۔ سامعہ میٹرک میں زینیا ساتویں اور فصیح چوتھی میں پڑھتا تھا۔

منہا غفران ایک ایوریج طالب علم تھی۔ مگر اسکا زیادہ تر رجحان دوسری سرگرمیوں کی طرف رہتا تھا۔ سکول میں ہونے والی ہر تقریب میں لازما حصہ لیتی۔ غفران صاحب اور سلمہ بیگم دونوں ہی اسے ڈاکٹر بنتے دیکھنا چاہتے تھے وہ بھی محض اپنے والدین کی خواہش کے احترام کی خاطر اپنی پوری محنت کرتی تھی مگر کچھ فیصلے تقدیر کے ہاتھ میں ہوتے ہیں

www.novelsclubb.com

کیونکہ اگر انسان کے دو پیر ہیں تو ایک محنت ہے جبکہ دوسرا قسمت جب تک دونوں پیر آگے نہ بڑھیں انسان کا قدم کہاں اٹھ سکتا ہے؟

منہا کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا میٹرک میں جو نمبر 89% تھے۔ایف-ایس-سی پری میڈیکل میں محض صرف 82% رہ گئے جبکہ mdcat بھی وہ اچھے سے نہ دے پائی اور انھی تمام وجوہات کے باعث غفران صاحب اور سلمہ بیگم کو اپنے خواب پر سمجھوتہ کرنا پڑا چونکہ غفران صاحب خود بھی ایک گریجویٹ آدمی تھے اور سلمہ بیگم بھی انٹر پاس تھیں تو دونوں نے منہا کی اس ناکامی کو اسکی زندگی کی ناکامی نہ بننے دیا اور اسے مسکرا کر حوصلہ دیتے ہوئے آگے بڑھنے کی تلقین کی۔وہ نہ بھی دیتے تو منہا شاید کچھ زیادہ دلبر داشتہ نہ ہوتی ہاں یہ دکھ اسے ضرور تھا کہ وہ ماں باپ کی خواہش کو پورا نہیں کر پائی مگر غفران صاحب کی بدولت وہ دکھ بھی اسے نہ رہا مگر یہ دنیا، یہ لوگ کسی کو جینے ہی کہاں دیتے ہیں محلے دار، رشتے دار، ملنے ملانے والے کون ایسا رہ گیا تھا جو آ کر اس سے یہ نہ کہتا تھا

www.novelsclubb.com

"ہائے بیٹا نہیں ہو سکا اس سال کوئی نہیں اگلے سال سیر یس ہو کر پھر سے محنت کرنا ضرور ایڈمیشن ہو جائے گا ہو تو اس سال بھی جانا چاہیے تھا بھلا باپ اتنے پیسے بھر کے کالج کی فیس دیتا ہے اور اولاد کو کوئی پرواہ ہی نہیں۔"

یہ باتیں کرنے والے وہ لوگ تھے جن کا ان سے دور دور تک ایسا کوئی تعلق واسطہ نہ تھا کہ منہا کو ایسی باتیں کہیں۔

خیر جسے باتیں سنائی گئیں تھیں حاضر جوابی میں تو اسکا کوئی ثانی ہی نہ تھا۔ ہر ایک کو وہ تڑک کر جواب دیتی تو محلے کی آنٹیاں کانوں کو ہاتھ لگاتی جاتیں جبکہ اماں اور تائی امی اسے خاموش رہنے کا درس دیتی رہتیں۔

اب آگے کیا کرنا ہے یہ سوچنے میں اسے خاصی دقت کا سامنہ ہوا اس نے بہت سوچنے کے بعد آپ نے interest کو مد نظر رکھتے ہوئے بی ایس (سائیکالوجی) میں داخلہ لیا تھا۔

ہاں اسے شوق تھا لوگوں کی نفسیات پر بغور مشاہدہ کرنے کا۔ اور اب وہ دوسرے سمسٹر میں تھی۔ وہ دوست باہر بنانے کے بجائے گھر میں بناتی تھی یہی وجہ تھی کہ اسکی فاریہ،

www.novelsclubb.com

عالیہ، حاشر بھائی اور فواد سے خاصی بنتی تھی۔ جبکہ یونی میں اسکی کسی سے خاص دوستی تو نہ تھی مگر وہ نک چڑھی بھی نہیں تھی۔ وہ پنجاب یونیورسٹی میں تھی اور فاریہ، فواد UET سے کیمیکل انجینئرنگ کر رہے تھے۔

وہاج ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر تھا اور اصولی طور پر اس وقت اسے ہاوس جاب میں مصروف ہونا چاہیے تھا مگر محترم ڈاکٹری کی ڈگری لینے کے بعد یہ بات محسوس کر پائے تھے کہ انھیں تو ڈاکٹر بننا ہی نہیں تھا انہیں تو کچھ اور کرنا تھا۔ وہاج بچپن ہی سے ایک ذہین لڑکا تھا گھر کا سب سے بڑا اور پہلا بچہ تھا جس نے اسکی ذات میں تھوڑی بے نیازی شامل کر دی تھی یہی وجہ تھی کہ عمر زیادہ نہ ہونے کے باوجود اسکی طبیعت میں خاصہ ٹھہراؤ تھا۔ گھر کے باقی بچوں کی نسبت وہ نہ زیادہ ہنس مکھ تھا نہ گھل مل جانے والا۔ اگر وہ اس دنیا میں کسی کے سب سے زیادہ قریب تھا تو یقیناً وہ اسکے بچپن کا دوست بالاج ہی تھا جس سے وہ ہر بات کہتا تھا اور جس کی وہ ہر بات مانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

بلاشبہ وہ ایک ذہین طالب علم تھا مگر اس کے باوجود وہ اپنی منزل کا تعین کرنے میں ناکام رہا تھا۔کچھ ناکامیاں زندگی میں ایسی ہوتی ہیں نا جن کی بظاہر تو کچھ خاص قدر و قیمت نہیں ہوتی مگر پھر بھی وہ زندگی میں بے سکونی کا باعث بنتی ہیں۔کہتے ہیں کہ وہ انسان جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہو ہمیشہ رلتا ہے کچھ ایسا ہی وہاج میاں کے ساتھ ہوا۔اعلی نمبروں سے میٹرک پاس کر لینے کے بعد جب عرفان صاحب نے اس سے پوچھا کہ آگے کیا کرنا چاہو گے تو وہ بڑے اطمینان سے یہ کہ کر خاموش ہو گیا کہ "ابھی تک کچھ سوچا نہیں" اس کے اس قدر لاپرواہ رویے نے عرفان صاحب کو تپا تو دیا تھا مگر پھر وہ فیصلہ جو انداز میں اسے ایف ایس سی پری میڈیکل کرنے کا کہتے ہوئے چپ ہو گئے کیا کرتے یہ انھی کی غلطی تھی کی کبھی اسے پاس بٹھا کر یہ نہ پوچھا تھے کہ "ہاں بھئی برخوردار آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔" وہاج نے بھی بنا کچھ کہے ابا کی بات پر لبیک کہتے ہوئے ایڈمیشن لے لیا اور ایک بار پھر انٹر میں نمایاں کارکردگی دکھائی۔اس کے اتنے اچھے نمبروں کو دیکھتے اور کچھ اپنی دیرینہ خواہشات کے مدنظر عرفان صاحب نے اس کا داخلہ میڈیکل کالج میں کروا دیا اور اب پانچ سال بعد وہاج اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد ایک دفعہ پھر نکلا تھا اپنی تلاش میں

کیونکہ دیر ہی سے سہی مگر وہ یہ جان چکا تھا کہ ڈاکٹر بننا اسکا کام نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں انسان کو بے تحاشہ تحمل کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ اس کا ایسی کسی چیز سے دور دور تک کوئی تعلق نہ تھا۔

اس دنیا کہ آدھے سے زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ جو کام وہ کرتے ہیں وہ اس سے خوش نہیں ہیں۔ کیا فرق ہے؟ ایک ایسے ڈاکٹر میں جو بننا تو مصور چاہتا تھا مگر حالات کی مجبوری یا والدین کے دباؤ نے اسے ایک ڈاکٹر بنا دیا۔ جبکہ دوسری طرف ایک ایسا آدمی جو نہ پڑھا لکھا تھا نہ اسکے کوئی لمبے چوڑے خواب تھے وہ مزدوری کرتا ہے اور اپنی اسی محنت کی روزی میں خوش ہے برعکس ڈاکٹر یا انجینئر کے اس کا کام زیادہ مشکل اور مشقت کا ہے مگر وہ خوش ہے جبکہ وہ ڈاکٹر بے سکونی کی حالت میں ہے جسے شاید وہ خود بھی محسوس نہیں کر پاتا مگر ایک گھٹن، ایک خلش اسے ہر وقت اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔

جو آدمی اپنے ذریعے معاش اور آمدن سے خوش ہو، جس کا کام اسکی پسند کا ہو، اسکی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے ایسا شخص کسی نہ کسی حد تک اپنی زندگی سے خوش و مطمئن ہوتا ہے اور دراصل وہی کامیاب کہلانے کے لائق بھی ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

---

کمرے میں بیٹھی وہ اب بھی اپنا سر گھٹنوں میں دیے ہوئے تھی اسے ایسے دیکھنا کسی طور بھی اسے منظور نہ تھا آخر جو بھی ہو وہ اسکی جان کا ٹکڑا تھی یہ الگ بات تھی کہ وہ اپنے پیار کا اظہار کرنے میں کافی اناڑی تھا۔

"عالیہ!" اس نے پکارا تو عالیہ نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا شاید اسے توقع نہ تھی اس کی آواز کی اسی لیے وہ کچھ حیران تھی۔اس کی آنکھیں آج بھی شدت گریہ سے سرخ تھیں۔وہ قدم قدم چلتا بیڈ پر آکر اسکے بلکل سامنے بیٹھ گیا پھر قدرے نرمی سے اسکے بازو گھٹنوں کے گرد سے ہٹائے اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"میں نے تو سنا تھا کہ ہمارے گھر میں وہ جو ایک لڑکی عالی ہے بڑی باہمت ہے مگر افسوس گھر کی بہت سی باتوں کی طرح ایک یہ بات بھی جھوٹی نکلی۔" وہاج کی بات سنتے عالیہ کے لب ہلکے سے تبسم میں ڈھلے وہ بہت کم ایسے بات کرتا تھا۔

"نن۔۔ نہیں بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے میں باہمت ہی ہوں۔" وہ اس سے زیادہ جیسے خود کو باور کروا رہی تھی کہ ہاں وہ بہادر ہے ایک اتنی سی بات پر ایسا ردعمل اسے جچتا نہیں ہے۔

"تو پھر یہ آنکھیں اتنی ریڈ کیوں ہیں ویسے عالیہ آئی ایم سو ڈسا پائنٹڈ یار ایک ذرا سے رزلٹ کو تم نے تو وبال جان ہی بنالیا ہے۔" وہاج نے قدرے افسوس سے کہا تو وہ شرمندہ ہو گئی اور پھر بامشکل مسکراتے ہوئے بولی۔

"اوکے بھائی اب کوشش کروں گی کہ نہ روؤں۔" اس نے گہری سانس لیتے آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔

"ویسے اتنا کیوں رو رہی ہو اس سال نہیں ہو سکا تو اگلے سال دے دینا ڈس ہارٹ ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے میں نے ڈاکٹری کی ڈگری لے کر کونسا تیر مار لیا ہے جو تم نے مارنا

ہے۔" وہاج اپنے تئیں اسے مطمئن کرنا چاہتا تھا مگر اس کا جواب وہاج کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا۔

"بھائی ڈاکٹر بننا کبھی بھی آپ کا پیشن نہیں تھا جبکہ میرے لیے یہ جینے مرنے کا معاملہ ہے اور جب آپ نے ایڈمیشن لیا تب تک تو آپ نے اپنی منزل کا تعین ہی نہیں کیا تھا تو پھر توقعات کیسی اور تیر کیسے۔" عالیہ نہیں جانتی کیوں اور کیسے وہ وہاج کو یہ سب کہ گئی لیکن یہ بھی سچ تھا کے وہاج نے اپنی منزل کا تعین نہ کرکے غلطی کی تھی۔ وہاج زخمی سا مسکرایا کچھ غلطیاں اپنے ہونے کا احساس انسان کو بہت دیر سے کرواتی ہیں۔

"ہوں صحیح کہہ رہی ہو لیکن میں اب اپنی منزل کا تعین کر چکا ہوں جلد اسے حاصل بھی کر لوں گا اور جلد یا بدیر تم بھی اپنی منزل حاصل کر لو گی بس رویا نہ کرو عجیب ڈراونی چڑیل لگتی ہو۔" وہاج شروع کی بات سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں شرارتی انداز میں کہنے لگا مقصد اس کے موڈ کو بحال کرنا تھا۔ عالیہ نے صدمے سے اسے دیکھا تو وہ قہقہہ لگاتے

ہوئے ہنس دیا۔جب کے کمرے کے دروازے پر موجود منہا غفران نے یہ منظر بڑی حیرت سے دیکھا اور کسی حد تک رشک سے بھی اکثر اوقات اسے بھائی کی کمی شدت سے محسوس ہونے لگتی تھی۔

"السلام علیکم!"منہا نے وہاج کو اٹھتے دیکھ کر کہا اور اندر آکر اپنا بیگ ٹیبل پر رکھنے لگی جب کے وہاج اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کمرے سے چلا گیا۔

"کیسی ہو؟"منہا نے عالیہ کو گلے لگاتے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں یار اب اتنی بھی کوئی انہونی نہیں ہو گئی آئی ایم فائن ناو۔"عالیہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ہاں جناب اب تو آپ ٹھیک ہی ہوں گی آخر کو بڑے بڑے لوگ آپکو دلاسا دینے آئے تھے۔"منہا کا اشارہ وہاج کی طرف تھا۔

"جو بات ہے سو ہے۔" عالیہ اسے منہ چڑھا کر کہتی الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔

---

"منہا میں بتا رہا ہوں میری گوٹ کو اگر تم نے ہاتھ بھی لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔" دھمکی آمیز لہجے میں کہتا وہ اب اسے گھور رہا تھا جس کی آنکھیں شرارت سے مٹکیں اور پھر ایک مغرورانہ انداز سے اس نے اپنی گوٹ سے فواد کے گوٹ کو ٹھوکر ماری اور یوں لگا جیسے ٹھوکر فواد کو لگی ہو کیوں کہ وہ اتنی ہی زور سے چیخا تھا پاس بیٹھے تمام افراد نے اپنی انگلیوں کو کانوں میں دیتے اسے ناگواری سے دیکھا جواب منہا کو خونخوار تیوروں سے گھور رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ ان دونوں کا لڈو کا فائنل میچ چل رہا تھا اس سے پہلے عالیہ، حاشر اور فاریہ بھی کھیل میں شامل تھے۔ وہ دونوں ہمیشہ سب سے جیت جاتے تھے اور فائنلز میں آ کر ان دونوں میں سے کوئی ایک سارا کچھ ہاتھ مار کر گرا دیتا اب کی بار بھی فواد نے ٹھپ کر کر گیم کو بند کیا اور

اٹھ کھڑا ہوا جب کہ باقی تمام نے ایک دفعہ پھر افسوس سے سر ہلایا اور منہا باجی دباد باسا ہنسی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ بلا آخر اس کھیل کا اختتام یہی ہے۔

"بھئی سچ مچی میں یہ لڈو فساد ہے۔" حاشر نے تجزیہ کرتے ہوئے سب کی طرف جواب طلب نظروں سے دیکھا تو عالیہ اور فاریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو بھئی آپ چیس کھیل لیا کریں نا۔" منہا آنکھوں میں شرارت لیے سنجیدگی سے بولی تو فواد کا بے ساختہ قہقہہ لگا۔

"او بہن چیس کے لیے دماغ کی ضرورت ہوتی ہے جو الحمد للہ سے تم میں سے کسی میں بھی نہیں ہے۔" فواد مزے سے بول کر دوبارہ بیٹھ گیا۔ جبکہ فاریہ نے بھی چمک کر کہا۔

"ہاں تمہارے پاس تو جیسے عقل کے کنٹینر ہیں نا؟"

"کوئی شک ؟" فواد نے آبرو اچکا کر پوچھا تو فاریہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر عالیہ سے باتوں میں لگ گئی۔

آج ان سب کی فن نائٹ تھی کیونکہ گھر کے تمام بڑے کسی شادی میں شرکت کے لیے گئے تھے اور وہاج صاحب ہمیشہ کی طرح غائب تھے۔ کچھ ہی دیر بعد منہا، عالیہ اور فاریہ اٹھ کر کچن میں چل دیں جبکہ حاشر اور فواد باہر سے کولڈ ڈرنکس وغیرہ لینے چلے گئے۔

"ویسے ایک بات ہے ماسیوں ؟" فواد نے بر گر سے انصاف کرتے ہوئے بڑے سنجیدہ انداز میں بات شروع کی تھی جب سب نے اسے گھورتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"بڑا اچھا کھانا بنا لیتی ہو اور کچھ نہیں اگلے گھر جا کر کچھ عزت ہی رہ جائے گی۔" فواد کے کہنے کہ بعد کچھ دیر تو وہ اسکی بات کو پراسس کرتی رہیں پھر جب سمجھ آئی تو منہا نے خالی

بوتل جو اسکے سامنے رکھی تھی کھینچ کر اس کے کندھے پر ماری۔اس سے پہلے کے فواد جوابی کارروائی کرتا باہر کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر وہ سب چونکے۔

"کون ہو سکتا ہے؟"فواد نے سنسنی خیز انداز میں پوچھا تو حاشر نے اسے ایک دھموکا جڑتے ہوئے جواب دیا۔

"Its obvious

وہاج بھائی کے علاوہ کون ہو سکتا ہے۔"

"اسلام علیکم !تم سب یہاں کیوں ڈیرہ ڈالے بیٹھے ہو بھئی۔"وہاج کا موڈ شاید خوشگوار تھا نہیں بھی تھا تو وہاں بیٹھے ان سب کو کم از کم یہی لگا تھا۔

"کچھ نہیں اپنی فن نائٹ انجوائے کر رہے ہیں۔"حاشر نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"بھائی آپ کے لیے بھی لاوں کھانا؟" عالیہ نے اٹھ کر برتن سمیٹتے ہوئے وہاج سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔

"ویسے وہاج بھائی ایک بات پوچھوں؟" فواد نے کھانا کھاتے وہاج سے پوچھا تو اس نے آبرو اچکا کر اسے اجازت دی بحر حال وہ اجازت نہیں تھی۔

"آپ ڈاکٹر ہی ہیں نا؟" اس بے تکے سوال کی کسی کو سمجھ نہ آئی تھی البتہ وہاج سمجھ چکا تھا اسی لیے شانے اچکا کر مزے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔" فواد نے جھٹ دوسرا سوال کیا۔

"تو پھر آپ کون ہیں؟"

"پھر آپ کون ہیں؟" فواد کے سوال نے اسے جھنجوڑا تھا۔

"مسافر" یک لفظی جواب دے کر وہ اب دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ تھا۔

"اوہ نہ کریں بھائی آپ سچ میں ٹورسٹ بننا چاہتے ہیں؟" فواد اتنی سنجیدگی سے بولا تھا کہ باقی سب کے ساتھ ساتھ وہاج بھی ہنس پڑا۔

"نو مائے ڈیئر کزن میں اپنی منزل کا مسافر ہوں اور اب نو مور فضول سوال میں جا رہا ہوں اور تھینکس کھانے کے لیے۔" وہ کہتا پلیٹ ٹیبل پر چھوڑ کر چل دیا۔

www.novelsclubb.com

"امی!" عالیہ نے کمرے کے دروازے میں رک کر ہی نگہت بیگم کو پکارا تو وہ جو کپڑوں کو تہہ لگا رہی تھیں مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟" انھوں نے اس کی تھوڑی کو دو انگلیوں سے چھوتے ہوئے پوچھا تو عالیہ بھی دھیما سا مسکرائی۔

"میں اب بلکل ٹھیک ہوں آپ ٹینشن نہ لیں بلکہ میں آپ کو بتانے بھی یہی آئی ہوں کہ میں اگلے سال ایم کیٹ دوبارہ دوں گی اور تب تک مجھے کوکنگ کورس کرنا ہے اور ایک اکیڈمی میں پڑھانا چاہتی ہوں تاکہ فضول کا ٹائم ویسٹ نہ ہو۔" عالیہ نے پرجوش سے انداز میں اپنا مدعا بیان کیا اور پھر اپنی امی کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔ جبکہ وہ اسکی بات سن کر خاصی خفا ہو چکی تھیں۔

"یہ کوکنگ کورس بھلا کیا ہوتا ہے ہم کیا مر گئے ہیں اچھا خاصا تو بنا لیتے ہیں کھانا کوئی ضرورت نہیں ان چونچلوں کی اور اکیڈمی میں پڑھانے والی بات تو تم قطعی طور پر بھول جاو جانتی ہو نہ تمہارے ابا یہ بات بلکل پسند نہیں کریں گے۔" اپنی ماں کے منہ سے ٹکا سا جواب سن کے عالیہ دل مسوس کر رہ گئی بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی اتنے پرجوش ہو کر اس

نے اپنے لیے ان دو مصروفیات کا انتخاب کیا تھا اور امی حضور نے سارے جوش کی ایسی کی تیسی کر دی تھی۔

"لیکن امی۔۔۔"اس نے اعتراض اٹھانا چاہا تو نگہت بیگم نے بیچ سے ہی اس کی بات اچک لی۔

"کیا لیکن امی؟ہاں میں کہتی ہوں اگر اتنا ہی کچھ کرنے کا شوق ہے تو چاچی سے کپڑے سینا سیکھ لے کوئی فائدہ تو ہو پتا نہیں اس موئے ڈبے سے کیا کیا سیکھتی رہتی ہے عجیب دماغ خراب کر دیا ہے چل اب جا دیکھ جا کر دودھ ابال لے یا چاچی سے پوچھ کسی کام کی ضرورت تو نہیں ہے۔"نگہت بیگم میں شاید امیوں والی ازلی روح بیدار ہو چکی تھی عالیہ نے اپنی خیریت وہاں سے چلے جانے میں جانی تو فورا باہر نکل گئی ویسے بھی اس کے خیال میں اب اس مسئلے کا حل حاشر بھائی سے بات کر کے ہی مل سکتا تھا۔

"سٹینڈاپ مس فاریہ ابھی ابھی کیا بولا ہے میں نے ذرا ریپیٹ کریں گی آپ؟" پروفیسر فراز نے اس کھڑا کیا تو اس کا چہرہ لٹھے کی مانند بلکل سفید پڑ گیا اس نے گھبرا کر اپنے سے چند کرسیاں چھوڑ کر بیٹھے فواد کی طرف دیکھا جس نے اپنا ہاتھ لعنت بھیجنے کے سے انداز میں اس کے سامنے کیا تھا جس پر وہی equation لکھی تھی جو ابھی سر نے بولی تھی۔

اس نے سر کو جواب دیا تو سر نے اسے ایک سخت گھوری سے نوازتے ہوئے بیٹھنے کو کہا سر تو جیسے جانتے نہیں تھے ناں ان دو افلاطون بہن بھائی کو جو کبھی ایک دوسرے پر الزام آتے نہیں دیکھ سکتے تھے چاہے غلطی ہو یا نہ ہو۔ فاریہ اپنی دوست رمشہ کی بات سننے میں مصروف تھی جس کے باعث سر کی بات نہ سن سکی تھی فواد پہلے ہی سمجھ چکا تھا کہ اب تو یہ پکا گئی کیونکہ سر فراز کی عادت تھی کہ وہ بات کرنے والے کہ بجائے سننے والے کو کھڑا کرتے تھے ان کے مطابق کوئی بھی بات اتنی ضروری نہیں ہو سکتی تھی جتنی کے وہ اس وقت بتا رہے ہوتے تھے۔

وہ دونوں ایسے ہی تھے ایک دوسرے کے جان سے زیادہ دشمن لیکن ایک دوسرے کی ڈھال۔

---

"کیا ہوا صبح تو تم فریش سی لگ رہی تھی اور اب دوبارہ ڈل لگ رہی ہو۔" منہا بیٹھی اپنی اسائنمنٹ بنا رہی تھی اور وقتاً فوقتاً ایک نظر عالیہ پر بھی ڈال رہی تھی جو کہ کب سے بیٹھی کسی غیر مرہیئ نقطے پر غور و فکر کرنے میں مصروف تھی۔

"کچھ نہیں یار چھوڑو۔" عالیہ کا انداز منہا کو کافی عجیب لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سیدھی طرح بتاؤ کیا مسئلہ ہے تم جانتی ہو کہ تم مجھے نہیں ٹال سکتی۔" منہا نے رخ موڑ کر اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ بولنے لگی اسے شاید واقعی کسی اچھے سامع کی ضرورت تھی اور کون نہیں جانتا تھا کہ منہا کتنی اچھی سامع تھی۔

"بس یار میں یہ سوچ رہی تھی کہ کیا زندگی ہے ہم مڈل کلاس لڑکیوں کی بھی جہاں باہر ساری دنیا نئ سے نئ چیزیں ایکسپلور کررہی ہے وہاں ہم اپنی مرضی اپنے انٹرسٹ کے مطابق کچھ کر ہی نہیں پاتے آج میں امی کو کہنے گئی کے مجھے کسی انسٹیٹیوٹ سے کوکنگ کورس کرنا ہے بے عزت کر دیا امی نے مطلب یار اب دیکھو نا کیا فائدہ اتنی پڑھائی کا اتنا سب کچھ کرنے کا جب تک ہم باہر اپنی سوشل لائف شروع نہیں کریں گے گروم کیسے ہونگے بھائی کہ بغیر گھر سے باہر قدم نکالنا سختی سے منع ہے ایسے میں پڑھ لکھ کر بھی کیا کرنا جب اینڈ پر ساری زندگی گھر گھرستی کی نظر کر دینی ہے تو ہمارا تو مقصد تخلیق ہی پورا نہیں ہو پائے گا نا اگر ہم اپنے اندر چھپی صلاحیتوں کو نکھارنے کی کوشش نہیں کریں گے۔"

عالیہ نے اپنے دل کی ساری بات کھل کر کی تھی جو لاوا نا جانے کب کب اور کب سے اس کے اندر پک رہا تھا آج باہر نکل آیا تھا۔ منہا نے اسکی تمام بات بہت توجہ سے سنی تھی اور گہری سانس خارج کرتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا تھا۔

"جو تمام باتیں تم نے ابھی کہیں ہیں یقین جانو مجھے کسی ایک بات سے بھی اختلاف نہیں اور یہ بھی جان لو کہ یہ صرف مڈل کلاس لوگوں کی کہانی نہیں یہ تو ہمارے معاشرے کا

المیہ ہے ایک بہت بڑی خامی اور جانتی ہو یہ خامی کیا ہے؟" منہا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو عالیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ ساری کہانی ایک لفظ انڈرسٹینڈنگ سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہو جاتی ہے ہم سب اپنے ماں باپ سے بہت پیار کرتے ہیں ظاہر ہے وہ بھی ہم سے بہت پیار کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے والدین ان کے دوست بھی ہیں لیکن ہمارے درمیان انڈرسٹینڈنگ موجود نہیں اور کسی بھی رشتے، کسی بھی تعلق کی بہترین عمارت اسی ایک چیز پر قائم ہو سکتی ہے۔ ہم والدین سے زیادہ اپنے دوستوں کی کمپنی میں کمفرٹایبل محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کے ساتھ ہماری انڈرسٹینڈنگ بہت اچھی ہوتی سوچنے کا انداز ایک جیسا نہ سہی تھوڑا بہت مشترک تو ضرور ہوتا ہے جب کہ والدین کے ساتھ ایسی انڈرسٹینڈنگ نہیں ہوتی اس کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن میں نے اس بارے میں جتنا سوچا میرے مطابق سب سے بڑی وجہ ہمارا جینریشن گیپ ہے۔ پتا ہے کیا ہمارے اماں ابا کے زمانے میں جو بات صحیح تھی وہ ہمیں اب صحیح نہیں لگتی اور جو بات ہمارے لیے بلکل درست ہے ذرا بھی معیوب نہیں وہ والدین کے لیے ناقابل قبول ہے غلط وہ بھی نہیں ہیں غلط ہم بھی نہیں

ہیں وہ نہیں جانتے کہ ہماری struggles کیا ہیں ہماری دماغی حالت کیسی ہے یہی وجہ ہے کہ آج کل ہر تیسرے بندے کو ڈپریشن کا مسئلہ ہے ہر دوسرے کو سٹریس ہے۔ ہم دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کو سمجھنا ہی نہیں چاہتا ہمیں بس یہ لگتا ہے کہ جو ہم نے دیکھا جو ہم نے سنا اور جس کو ہماری عقل نے قبول کیا وہ بات درست اور باقی ہر بات غلط۔" منہا نے تحمل بھرے انداز میں ایک ایسی کڑی حقیقت بیان کی تھی جس کو قبول کرنا تھوڑا مشکل تھا مگر بات درست تھی آج کل کے نوجوانوں کی حالت تشویشناک ہے جتنی یہ تمام باتیں توجہ طلب ہیں اتنا ہی انہیں پس پشت ڈالا جاتا ہے نہ بڑے بچوں کو سمجھنا چاہتے ہیں نہ بچے بڑوں کو خامیاں دونوں طرف سے ہیں اور قبول کرنے کو کوئی تیار نہیں۔

www.novelsclubb.com

منہا کی بات باہر کھڑے ایک نفس نے بڑی توجہ سے سنی تھی اور خاصی حیرانی کا سامنا بھی ہوا تھا ہر وقت چلبلی سی منہا اتنا اچھا بول سکتی تھی اسے اندازہ نہ تھا باہر کھڑے نفس نے

اس وقت یہ سب سن کر ایک مصمم ارادہ کیا تھا جسے وہ وقت آنے پر پورا کرنا چاہتا تھا مگر فلحال وہ وہیں سے واپس جا چکا تھا۔

"انبیلیوایبل منہا آج واقعی لگ رہا ہے تم سائیکالوجی کی سٹوڈنٹ ہو۔" عالیہ ابھی تک منہا کی باتوں کے زیر اثر تھی۔

"ہاہاہا اچھا چلو چھوڑو اور تم ٹینشن نہ لو ہم حاشر بھائی سے بات کریں گے وہ ضرور تائی امی اور تایا ابا کو منالیں گے۔" منہا نے عالیہ کو تسلی دینے کے سے انداز میں کہا تو وہ مسکرا دی۔

---

www.novelsclubb.com

"سر ہم تو شفٹ کر رہے ہیں یہاں سے بابا کا ٹرانسفر ہو گیا ہے ماما کہہ رہیں تھیں کہ آپ آج جاتے ہوئے ان سے مل لیجیے گا میں بلا کہ لاؤں ماما کو؟"

یہ قریشی ہاوس کا منظر تھا اور حاشر اس وقت یہاں اپنے سٹوڈنٹ فہد کو پڑھانے کی غرض سے موجود تھا۔ جب آٹھ بج چکے تو وہ اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے جانے کی تیاری کرنے لگا جب فہد اپنا آخری سوال حل کرنے کے بعد پین کو بند کرتے ہوئے بولا۔ حاشر فہد کی بات سن کے کچھ پریشان سا ہو گیا مگر بحر حال اس نے فہد کو اشارہ کیا اور کچھ ہی دیر بعد ایک معزز سی خاتون جو کہ یقیناً مسز قریشی تھیں سٹڈی روم میں تشریف لائیں حاشر نے اٹھ کر سلام کیا اور پھر دوبارہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔

"کیسے ہو حاشر بیٹے؟" مسز قریشی کے پوچھنے پر حاشر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بیٹے بات یوں ہے کہ قریشی صاحب کی پوسٹنگ تو سندھ میں ہو گئی ہے تم تو جانتے ہو گورنمنٹ سروس کے یہی مسئلے ہیں اب کچھ پچھلے تین سال سے یہاں سکون ہوا تھا تو پھر پوسٹنگ آگئی ہے اور نیکسٹ منتھ ہم شفٹ ہو رہے ہیں تو میں چاہ رہی تھی کہ آپ کی فیس کلیر کر دوں اب آہستہ آہستہ سب کام وائنڈاپ کروں گی تو ہی صحیح ہے ورنہ اینڈ پر مینج نہیں ہو سکے گا آپ کا بہت بہت شکریہ بیٹے فہد کو پڑھانے کا واقعی پچھلے تین سال میں اس نے بہت امپرو و کیا ہے ماشاءاللہ اللہ آپکو جزا دے۔"

"نہیں انٹی کوئی مسئلہ نہیں امپروو تو واقعی فہد نے کیا ہے ان شااللہ مزید محنت کرے گا تو اور اچھا ہو جائے گا۔اچھا اب میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے خدا حافظ۔"

مسز قریشی خاصی ملنسار عورت تھیں ورنہ دولت انسان کو انسان رہنے کہاں دیتی ہے حاشر تین سال سے ان کے بیٹے کو پڑھا رہا تھا اور اس کی زیادہ تر آمدنی بھی یہیں سے ہو جاتی تھی اسی وجہ سے اب حاشر کچھ پریشان تھا کیونکہ دو ماہ بعد اسے سمیسٹر کی فیس جمع کروانی تھی اور یہ ٹیوشن جا چکی تھی مطلب نئی خواری۔

---

www.novelsclubb.com

وہاج اس وقت اکیڈمی میں بیٹھا بڑی توجہ سے سر نوید کا لیکچر سن رہا تھا کچھ ہی دیر بعد لیکچر ختم ہو گیا اور وہاج اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے جانے لگا جب سر نوید نے اسے پیچھے سے آواز

دے کر رکنے کو کہا۔ وہاج ایک کندھے پر بیگ پہنے اور دوسرے ہاتھ سے پاکٹ میں فون واپس ڈالتے ہوئے سر کے سامنے مؤدب سا کھڑا ہو گیا۔

"تم ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہو نا؟" سر نوید کے پوچھنے پر وہ مبہم سا مسکرایا اور پھر بولا۔

"جی سر اللہ کے حکم سے ہوں تو ڈاکٹر ہی۔"

"تو پھر یہاں کیا کر رہے ہو جبکہ تمہیں ہاوس جاب شروع کرنا چاہیے تھی۔" سر کا انداز ڈپٹنے کا سا تھا۔

"سر آپ کے سوال کا میرے پاس خاصا طویل جواب ہے اگر اجازت ہو تو بتاؤں؟" اس کی ٹون ایسی ہی تھی جس سے بھی بات کرتا لگتا تھا کہ طنز کر رہا ہے۔

"آو بیٹھ کر بات کرتے ہیں" سر نے کہتے ہوئے کرسیوں کی طرف اشارہ کیا تو وہاج سر کے بیٹھنے کے بعد ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا" ہاں تو برخوردار اب بتاوٴ کیا طویل سا جواب ہے تمہارے پاس؟" سر نے بھی اسی کے انداز میں بات کی تھی جس پر وہاج کو شرمندہ ہونا چاہیے تھا مگر وہ وہاج تھا شرمندہ کم ہی ہوتا تھا سکون سے اپنی بات کا آغاز کر گیا۔

"سر میٹرک میں ہمیں سر سید احمد خان کا ایک مضمون کاہلی پڑھایا جاتا ہے جس پر بچوں کو خاصہ تاؤ بھی آتا ہے کیونکہ ٹوبی ویری اونیسٹ اس مضمون کی سمجھ کچھ نہیں آتی اور خلاصہ اس کا بہت اہم ہوتا ہے اصل بات تو یہ ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں کوئی صحیح سے سمجھانے والا ہی نہیں ہوتا۔اس میں بار بار ایک ہی بات کی تکرار ہے 'دلی قوی اور دماغی صلاحیتوں کو زندہ رکھیں' اور ہمیں بتایا ہی نہیں جاتا کہ دلی قوی سے کیا مراد ہے ہمیں بس رٹا لگوایا جاتا ہے لیکن خیر بہت عرصے بعد جب وہ مضمون دوبارہ میری آنکھوں کے سامنے سے گزرا تو شاید تب مجھ میں کچھ عقل آچکی تھی کہ میں اسے سمجھ گیا۔دلی قوی کا تعلق دل کی چاہ سے ہے کوئی ایسا کام کرنا جسے کرنے کا دل ہی نہ چاہ رہا ہو وہ دماغی صلاحیتوں اور دلی قوی دونوں کے لیے نقصان دہ ہے۔میں نے میڈیکل کی ساری کتابیں رٹ لیں اچھا رزلٹ لے آیا مگر اب جبکہ مجھے پریکٹیکل لائف میں داخل ہونا تھا تب مجھے پتا چلا کہ میں تو یہ سب کرنا ہی نہیں چاہتا۔میرے پاس دو راستے تھے یا تو میں اپنا کام جاری رکھتا اور ہمیشہ کے لیے کاہل بن جاتا منہ سر لپیٹ کر کتابوں میں موجود مواد کو دوسروں پر آزماتا رہتا یا پھر وہ کرتا جو میرے دل کی خواہش تھی جس سے میری دلی قوی اور دماغی

www.novelsclubb.com

صلاحیتیں کام میں آتیں مشکل راستی یہ تھا مگر کم از کم مجھے ساری زندگی ایک چبھن، ایک گھٹن، ایک پھانس سے تو بچا سکتا تھا ناسو اسی کے باعث میں ادھر ہوں۔ آخری جملہ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جیسے سر سے پوچھ رہا ہو کہ جواب مل گیا؟

"اوہ میں نہیں جانتا تھا کہ میری کلاس کا کوئی سٹوڈنٹ اتنا گہرا ابھی سوچتا ہو گا بائی داوے پراوڈ اوف یو مائی سن امید ہے اللہ تمہیں کامیاب کرے گا بہت کم سٹوڈنٹس کی سوچ اتنی اچھی ہوتی ہے۔" سر نوید نے اس کے شانے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے وہ کافی جانے مانے استاد تھے اپنی زندگی کے کئی سال انھوں نے یہی کام کیا تھا اور وہاج جیسے شاگرد کم ہی میسر آئے تھے اسی لیے انھوں نے اسے دل سے دعا دی تھی۔

www.novelsclubb.com

سفید دوپٹے اوڑھے بیگ کو کندھے پر سیٹ کرتی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی یونیورسٹی میں داخل ہوئی تھی آج پھر وین والے آنکل کے نہ آنے کی وجہ سے اسے دیر ہو چکی تھی اور بد قسمتی سے آج گھر پر بھی کوئی نہ تھا جو اسے چھوڑنے آسکتا سامعہ کی بھی آج چھٹی تھی پہلے تو سلمیٰ بیگم نے اسے کہا کہ چھٹی کرلے مگر جب اس نے بتایا کہ آج اسے ایک ضروری اسائنمنٹ جمع کروانا ہے تو سلمیٰ بیگم نے بے شمار ہدایات دیتے ہوئے اسے آنے کی اجازت دی تھی مگر تائی امی اب بھی اس کے یوں اکیلے یونیورسٹی جانے کے حق میں نہ تھیں۔ منہا کو ان باتوں سے واقعی جھنجھلاہٹ ہونے لگی تھی اس کے مطابق کم از کم ایک لڑکی کو اس قابل تو اسکے والدین کو بنانا ہی چاہیے کہ وہ ضرورت کے وقت تنہا سفر کر سکے۔

"کیا ہوا جناب اتنی دیر کیوں ہو گئی۔" نور نے اسکو دیکھتے ہی جھٹ سے سوال کیا وہ یونیورسٹی میں اسکی بننے والی دوستوں میں سے ایک تھی۔ منہا جس کا موڈ پہلے سے ہی خراب تھا اس کہ سوال سے مزید بگڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"نور پلیز اس وقت نہیں ابھی میں سر کو اسائنمنٹ جمع کروا آؤں پھر آکر تمہارے ان بے تکے سوالوں کا جواب بھی دے دوں گی۔"

منہا اسے تیزی سے کہتی وہیں چھوڑتی سر فاروق کے کیبن کی طرف بڑھ گئی جبکہ نور اسے جاتا دیکھنے لگی جس کے موڈ کا کچھ پتا ہی نہ چلتا تھا کبھی نرم مزاج تو کبھی سیخ پا۔

---

"ہاں سنو کہاں ہو تم؟ اگر یونیورسٹی سے فارغ ہو گئے ہو تو جلدی دکان پر پہنچو میرے اور تمہارے چچا کے ایک عزیز دوست کا انتقال ہو گیا ہے ہم جنازے میں شرکت کے لیے جا رہے ہیں دکان پر مال آنا ہے آج کسی کا ہونا ضروری ہے۔" عرفان صاحب نے اپنی بات کہتے ہی فون بند کر دیا جبکہ وہ جو ابھی بائیک سٹارٹ کرنے ہی والا تھا موبائل کو واپس جیب میں ڈالتے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے آنکھیں بند کر گیا اسے آج نئی ٹیوشن ڈھونڈنے جانا تھا

اور ایک اکیڈمی میں انٹرویو بھی تھا مگر اب جو ابا نے حکم دے دیا تھا سو اسکی واپسی رات گیارہ بجے سے پہلے ممکن نہ تھی کیونکہ جس دن مال آنا ہوتا تھا اتنی دیر تو ہو ہی جاتی تھی۔ ایک وہ کچھ ایسا تھا کہ کسی کہ بھی کام کو منع نہیں کرتا تھا تو دوسرا عرفان صاحب تو بس حکم دیتے تھے پوچھتے نہیں تھے کے کر سکو گے یا نہیں پھر اگلا بندہ چاہے جتنا مصروف ہو مگر ان کا کام کرنا فرض عین ہی ہوتا تھا۔ وہ تمام سوچوں کو جھٹکتا بائیک سٹارٹ کرتا روانہ ہو گیا۔

---

"یار بات کریں بھائی سے؟" عالیہ نے منہا سے پوچھا وہ دونوں اس وقت اپنی اپنی چائے تھامے صحن میں موجود تخت پر بیٹھی باتیں کر رہی تھیں جب عالیہ کو پھر سے اپنا مسئلہ یاد آیا۔ شام آہستہ آہستہ اب اپنے پر پھیلانے لگی تھی سردیوں کی شروعات ہو چکی تھی جس کے باعث ہوا میں ہلکی سی خنکی نے ان دونوں کا موڈ خوشگوار کر دیا تھا گھر کا صحن کچھ بڑا نا تھا اور گاڑی کے کھڑے ہو جانے کے بعد جگہ مزید چھوٹی لگنے لگتی تھی مگر وہ چھوٹا سا صحن

www.novelsclubb.com

بھی اس گھر کے مکینوں کے لیے غنیمت تھا چونکے آس پاس کے گھروں میں صحن نام کی چیز کم ہی پائی جاتی تھی۔ یہ محلہ متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والوں کا تھا جو نا بہت غریب تھے اور نا امیر صحن کی جنوبی دیوار کے ساتھ ساجد صاحب نے اپنے شوق کے مطابق چند گملوں میں پودے لگا رکھے تھے۔

"ہاں آج رات کریں گے جب بھائی واپس آئیں گے تم فکر نا کرو حاشر بھائی تایا ابو کو منا ہی لیں گے ویسے تم نے سوچا کونسا کورس کرو گی اور کہاں سے کرو گی؟"

"ہاں سوچ رہی ہوں بیکنگ کا کورس کر لوں ویسے بھی آج کل یہ کیک وغیرہ سب گھر ہی بناتے ہیں ہمیں تو کبھی ٹائم ہی نہیں ملا کہ کچھ سیکھیں اور امی وغیرہ کو بھی بس دیسی کھانے ہی بنانے آتے ہیں اسی لیے تو میں کہ رہی ہوں۔" عالیہ نے افسردگی سے کہا۔ اسے واقعی یہ امید نہیں تھی کہ امی اسے صاف منع کر دیں گی۔

www.novelsclubb.com

"اور جو تم اکیڈمی کا کہہ رہی تھی اسکا کیا؟" منہا کہ ذہن میں اکیڈمی والی بات آئی تو پوچھا۔

"ہاں وہ میری دوست ہے نہ سائرہ یہ جو محلے والی اکیڈمی نہیں ہے اسکے ماموں کی ہے تو ان کو میٹرک کے بچوں کے لیے بائیو کی ٹیچر کی ضرورت تھی سائرہ نے مجھے بتایا تو میں نے کہا تم میرا پوچھو اس کے پوچھنے پر اسکے ماموں نے کہا کہ میں چند دنوں تک آ کر ڈیمو دے دوں اگر صحیح ہو گیا تو وہ رکھ لیں گے ویسے بھی ان محلے والی اکیڈمیوں کو کونسا کوئی ہائیلی کوالیفائیڈ لوگ ملتے ہیں ہم جیسے ہی پڑھاتے ہیں۔" عالیہ نے منہا کو تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو چلو اندر چلیں اس سے پہلے ڈانٹ پڑ جائے۔" منہا نے اپنی چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

منہا پڑھائی کی غرض سے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ عالیہ کیچن کی طرف بڑھ گئی۔

"چاول بن رہے ہیں نا آج چچی جان ؟" عالیہ نے سلمیٰ بیگم سے پوچھا جو چاول صاف کر رہی تھیں۔

"ہاں بن تو رہے ہیں تم بھی کچھ ہاتھ پیر چلا لیا کرو موت نہیں آجائے گی تمہیں سلمیٰ اسے دو یہ صاف کر لے گی چاول تم جاو کچھ دیر آرام کر لو جا کر۔" عالیہ کو جواب نگہت بیگم کی طرف سے ملا تھا جو عصر کی نماز ادا کر کے ابھی ہی کیچن میں آئی تھیں۔

"ارے رہنے دیں بھابی بچی ہے نہ ڈانٹا کریں میں کر لیتی ہوں یہ کونسا ایسا مشقت بھرا کام ہے۔" سلمیٰ بیگم ایسی ہی تھیں نرم خو اپنی بیٹیوں کو بھی شاذو نادر ہی ڈانٹتی تھیں جبکہ ان کے بر عکس نگہت بیگم اپنے میاں کی طرح ہی ذرا سخت تھیں اور بچوں پر بھی سختی کرتی تھیں۔

"تمہاری اسی نرمی کا یہ دونوں ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں سلمیٰ بھلا بندہ پوچھے اتنی بڑی ہو گئی ہیں مگر مجال ہو جو کسی کام کو ہاتھ لگاتی ہوں۔" نگہت بیگم انھیں کسی طور بخشنے کے موڈ میں نہ تھیں۔عالیہ اب تک سلمیٰ بیگم کے ہاتھ سے چاول لے کر صاف کرنا شروع ہو چکی تھی اسے ویسے بھی عادت تھی ہر وقت نگہت بیگم کی ڈانٹ سننے کی اور ویسے بھی مائیں ڈانٹتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہیں یہ منہا عالیہ اور فاریہ کی مشترکہ رائے تھی۔

"ارے بھابی ہر وقت تو بیچاری ان کتابوں میں سر دیے بیٹھی رہتی ہیں اب بھلا اس میں ان کا کیا قصور۔" سلمیٰ بیگم ہنستے ہوئے بولیں وہ اب بھی انھی کی حمایتی تھیں اسی لیے تو سب بچوں کی پسندیدہ تھیں۔

www.novelsclubb.com

ٹی وی لاونج میں لگی ایل سی ڈی پر اس وقت 8 سے 9 والا ڈرامہ لگا تھا وہاں موجود تینوں افراد بری طرح ڈرامہ دیکھنے میں مگن تھے فواد اور فاریہ دونوں نے اپنا سر فاخرہ بیگم کے کندھوں پر رکھا ہوا تھا فاریہ کے ہاتھ میں پلیٹ تھی جس میں ڈرائی فروٹ موجود تھا وہ وقتاً فوقتاً اس میں سے کچھ دانے اپنے، فواد اور فاخرہ بیگم کے منہ میں ڈال رہی تھی فواد پاؤں اوپر کیے بیٹھا ایک ہاتھ میں پکڑے ریموٹ کو مسلسل اپنے گھٹنے پر مار رہا تھا جس کے باعث تین چار بار فاخرہ بیگم سے ڈانٹ کھا چکا تھا مگر کر پھر بھی اپنی مرضی رہا تھا۔ وقفہ آیا تو فواد نے میوٹ کا بٹن دباتے ہوئے آواز بند کر دی۔

"ماں!" فواد نے اپنے لہجے میں بے انتہا سنجیدگی سموتے ہوئے فاخرہ بیگم کو پکارا۔

"جی فرمایئے؟" بمطابق فاخرہ بیگم کے اسے ضرور کچھ کھانا تھا۔

"میں کہہ رہا تھا کہ آپ نہ اب---" وہ رکا مگر ان دونوں ماں بیٹی نے پھر بھی اس کی طرف توجہ نہ دی کیونکہ وہ جانتی تھیں کے اس نے کوئی فضول بات ہی کرنا ہو گی "آپ فاریہ کی شادی کر دیں۔"

لو ایک اور بونگی مگر اس بار فاریہ نے ایک جھٹکے سے اس کی سمت دیکھا جو بظاہر اب بھی سنجیدہ تھا مگر اس کی آنکھوں کی شرارت فاریہ سے چھپ نہ سکی اس لیے بنا اس کی فضول گوئی کو خاطر میں لائے اسے مکمل اگنور کرتے وہ دوسری طرف پڑا اپنا فون اٹھا چکی تھی مگر فاخرہ بیگم کی اگلی بات نے اسے پھر سے جھٹکا دیا تھا۔

"ہاں صحیح کہہ رہے ہو۔" فاخرہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا مگر ان کی بات نے فواد کو بھی چونکا دیا وہ فاریہ کو مزید چھیڑنے کا ارادہ کرتے ہوئے پھر سے بولا۔

"تو ماں کسی سے بات کرو نا وہ جو رشتے والی آنٹیاں ہوتی ہیں۔"

"ہوں کتنے سمیسٹر رہتے ہیں تم لوگوں کے ؟"موضوع اب سنجیدگی کی طرف جا رہا تھا فاریہ اب فواد کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی جبکہ فاخرہ بیگم فواد کی طرف متوجہ تھیں فواد کچھ گڑ بڑا گیا

"دو."یک لفظی جواب۔

"ہاں پھر تو بہتر ہے کہ ابھی سے رشتہ ڈھونڈ لیا جائے۔"فاخرہ بیگم کہہ کر اٹھیں اور کیچن میں چلی گئیں پیچھے فاریہ تھی اور فواد کے بال۔

www.novelsclubb.com

"پاگل گدھے الو کے پٹھے تمہاری ایسی کی تیسی۔۔۔۔"وہ اسے خوب سناتے ہوئے مسلسل مکوں سے اس کی تواضع کر رہی تھی جب کہ وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

"یار فواد ایسے کون کرتا ہے" جب اسے مار مار کر تھک گئی تو صوفے پر پھر سے بیٹھتے ہوئے اس نے تنگ آکر کہا۔

"اوہ نہیں یار قسم سے دو تین پہلے نہ میں ماں بابا سے کوئی بات کرنے گیا تھا تو وہ اسی موضوع پر بات کر رہے تھے تو میں تو صرف چیک کر رہا تھا کہ آیا پکی بات ہے یا نہیں۔" وہ کچھ سنجیدہ ہوتے بولا۔

"آئی ہیٹ یو" وہ اسے ناراض ہوتے ہوئے پھر اپنا سر گھٹنوں میں دے چکی تھی۔

"اچھا سوری نا یار ویسے بھی اس میں میری تو اتنی غلطی نہیں ہے اور اس میں حرج ہی کیا ہے؟" فواد نے اسے اپنے بازو کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"دفع ہو جاوء تم مجھے بات نہیں کرنی تم سے۔"وہ غصہ سے کہتی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"آہ کیا بکواس ہے میں نے تو ویسے ہی بکواس کر کے سارا ملبا اپنے اوپر گرالیا ہے ویسے مزہ کتنا آئے گا۔"وہ ڈرائی فروٹ کھاتے ہوئے خود سے بڑبڑانے لگا۔

---

وہ تینوں اس وقت چھت پر بیٹھے اپنے اپنے کپوں سے بھاپ اڑتی کافی پی رہے تھے۔

سردیوں کی امد امد تھی ہوا میں خنکی دن بہ دن بڑھ رہی تھی ان دونوں نے شال اپنے گرد لپیٹ رکھی تھی جب کہ حاشر فل بازو والی نیلی ٹی شرٹ کے ساتھ کالے رنگ کا ٹراوزر پہنے ہوئے تھا۔ منہا اور عالیہ ہی اسے ضروری بات کرنے کا بول کر اوپر لائی تھیں اور اب اپنا مدعا بیان کر کے وہ اسے دیکھ رہی تھیں نا جانے کیوں مگر آج ان دونوں کو ہی حاشر کچھ

پریشان لگ رہا تھا اس سے بات کرتے ہوئے بھی منہا نے محسوس کیا تھا کہ وہ آج پوری طرح متوجہ نہیں ہے۔

"آپ بات کریں گے نا بھائی؟" عالیہ نے لہجے میں امید سموئے حاشر سے پوچھا۔

"ہاں ضرور لیکن گڑیا تمہیں اکیڈمی پڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟" حاشر کو بھی آکیڈمی پڑھانے والی بات کچھ خاص پسند نہ آئی تھی۔

"بھائی میں کہہ رہی تھی کہ ایسے میں فارغ رہ کر کیا کروں گی ٹائم ہی ویسٹ ہو گا۔" عالیہ نے وجہ بتائی۔

www.novelsclubb.com

"اور پڑھو گی کب؟"

"اتناٹائم ہوتا ہے دن میں 24 گھنٹے ہوتے ہیں تین گھنٹے صرف اکیڈمی پڑھانے جانا ہے۔"
عالیہ نے منہ پھلا کر کہا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے کروں گا بات۔" حاشر نے آخر کار رضامندی ظاہر کی تو اسے سکون کا سانس آیا۔

"بھائی آپ پریشان لگ رہے ہیں خیریت؟" منہا نے آخر کار اس سے پوچھ ہی لیا۔ حاشر کچھ حیران ہوا مگر پھر کچھ دن پہلے دیکھا وہ منظر یاد آتے ہی اس کی حیرانی ختم ہو چکی تھی۔

"ہوں تھوڑا بہت وہ ایک ٹیوشن ختم ہو گئی ہے اور سمیسٹر کی فیس بھی جمع کروانی ہے۔"
حاشر نے بھی ان دونوں کو بتا دیا تھا وہ ایسے ہی تھے ایک دوسرے سے سب شیئر کر لیا کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ پریشان نہ ہوں اللہ سب بہتر کرے گا وہ ایک در بند کرتا ہے تو سو در کھول بھی دیتا ہے بس اس پر بھروسہ کرنا ضروری ہے۔" منہا نے بڑے خوبصورت انداز میں اسے تسلی دی تھی بے اختیار ہی حاشر ایک بار پھر اس سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا۔

"ان شااللہ" حاشر نے کہتے ہوئے ان دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر ان کو بھی نیچے جانے کی ہدایت کرتا خود نیچے چلا گیا۔

"یار کبھی کبھی میں سوچتی ہوں حاشر بھائی کتنے اچھے ہیں ناہر ایک کی مسئلے کو اپنا سمجھ کر حل کرتے ہیں ہر کوئی ایسا نہیں ہوتا۔" عالیہ کے دل میں اپنے بھائی کے لیے پیار اور احترام سرعت سے جاگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"صحیح کہتی ہو مگر جانتی ہو عالیہ ہم بڑے عجیب ہیں اب اگر جو حاشر بھائی ہم سب کی پرواہ کرتے ہیں، خیال رکھتے ہیں تو ہم بھی سب کچھ انھی پر ڈال دیتے ہیں تم دیکھو نہ گھر میں

جس کو کوئی کام ہو کوئی مسئلہ ہو بھائی کے پاس پہنچ جاتا ہے میرے خیال سے یہ ان کے ساتھ زیادتی ہے پتا ہے کل بھی وہ دکان پر تھے اتنی دیر سے آئے گھر تائی امی،امی،چاچی میں تم سامیعہ جس کو کوئی بھی کام ہو ہمارے ذہن میں سب سے پہلے حاشر بھائی کی شبیہہ ہی ابھرتی ہے۔"منہا کو جو بات محسوس ہوتی تھی وہ اس نے کر دی تھی۔

"ہاں اور وہاج بھائی کو کوئی کچھ نہیں کہتا کیونکہ سب کو پتا ہوتا ہے وہ نہیں کریں گے۔" عالیہ کا دھیان اپنے دوسرے بھائی کی طرف گیا۔یہ نہیں تھا کے وہ ان دونوں کے بیچ مقابلہ کر رہی تھی بے شک اسے دونوں ہی عزیز تھے مگر جو سچ تھا وہ تھا۔

"ہاہاہا جی بلکل چل چلیں"منہا نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور پھر وہ دونوں نیچے کو چل دیں۔

www.novelsclubb.com